Abdul Mannan assistant professor G.T.urdu depart C.M.J.college Khutuna Madhubani mobile no.9801015716  email abdulmannan12200@gmail .com   date   6/8/2020  part 2
Topic  Mantu ki afsana nigari
منٹو کا اصل نام سعادت حسن منٹو (1912 1955)اردو کے صف اول  کے افسانہ نگار ھیں وہ ایک بے باک رومانی افسانہ نگار ھیں وہ ایک ایسےافسانہ نگار ھیں جنہوں نے زندگی کے تمام مساءل کا ذکر کیا انھوں نے خاص طور پر جنسی نفسیات کو اجاگر کرنے میں کوئ کسر نہیں چھوڑا ۔سماج ومعاشرہ میں طوائف کی زندگی کے نفسیاتی پہلوؤں کو بھی نہیں چھوڑا ۔انکے افسانے بڑے چاءوسے  پڑھتے ھیں انھوں نے کم زندگی میں بڑی شہرت پاءی
منٹو نے ابتدائی تعلیم امرتسر میں پاءی ۔اعلی تعلیم کے لیے علیگڑھ مسلم یونیورسٹی میں داخلہ لیا  مگر تعلیم جاری نہ رکھ سکے آخر ملازت کرلی کچھ دن اخبارات کے مدیر بھی رہے ۔آلانڈیا ریڈیو میں بھی ملازت کی ۔ریڈیاءی ڈرامے بھی لکھے اور فیچر بھی کچھ عرصہ بمبئی میں رہ کر فلمی دنیا میں قدم جمانے کی کوشش کی آخرکار تقسيم ملک کے بعد لاہور چلبے گۓ ۔وہیں 1955میں وفات پاءی
منٹو نے تصنیف وتالیف کی دنیا میں قدم رکھا تو پنجاب انقلابیوں کی آماج گاہ بنا ہوا تھا یہ تحریک انکے رگ وپے میں بھی سرایت کر گءی انھوں نے مارکس کے نظریات اور گورکی کی تحریروں کا مطالعہ کیا اور ان دونوں سے بہت متاثر تھے ہوۓ انھوں نے کچھ روسی کہانیوں کا اردو میں ترجمہ بھی کیا اور ترقی پسند تحرک سے مانوس ہو گۓ لیکن اس راستے پر وہ زیادہ دنوں نہیں چل سکے اور انھوں نے اپنا راستہ الگ نکال لیا ان کا اصل میدان جنس ھے اور  جنس کا بھی صحت مند اور فطری پہلو انھیں اپنی طرف متوجہ نہیں کرتا جنسی کج روی انھیں اپنی طرف کھینچتی ھے اور وہ بے محابا اس پر لکھتے ھے ان پر فحش نگاری کی جرم میں مقدمے چلے انھیں عریاں نگار کہا گیا ان کے پاس اس کا جواب یہ تھا کہ سماج میں جہاں جہاں گندگی اور غلاظت ھے میں اس پر خاک دھول ڈال کر اسے چھپاتا نہی اسے کریدتا اور صاف کرتا ہوں جب غلاظت کو صاف کیا جاۓ گا تو لازمی طور پر بدبو پھیلے گی, ٹھنڈا گوشت,کالی سلوار, میرانام رادھا ھے شاداں اسی قبیل کے افسانے ھیں ٹوبہ ٹیک سنگھ اور نیا قانون اس رنگ سے ہٹ کر ھیں اور ان میں جنسی نہی لیکن ان افسانوں کو منٹو کے نمایندہ افسانے نہیں کہا جاسکتا

منٹو کچھ لاجواب خاکے بھی لکھے جو گنجے فرشتے   کے نام سے سایع ہوۓ ان میں بے باک حقیقت نگاری سے کام لیا گیا ھے انھوں نے اعتراف کیا ھے کہ میں آغا حشر کی بھینگی آنکھ کو سیدھا نہ کرسکا اور ان کی منھ سے گالیوں کی جگہ پھول نہیں جھڑوا سکا اور یہ ان کے لۓ ممکن نہ تھا کیوں کہ منٹو کا کمال یہ ھے کہ جو دیکھتے ھیں بے جھجک اسی کو لکھ دیتے اسی لۓ انھوں نے لکھا ھے کہ اس کیتاب میں جو فرشتہ آیا ھے میں نے اس کا منڈن کیا ھے یعنی ہر ایک کی اصلیت کو بے نقاب کر دیا ھے خاکہ نگاری کے ذیل میں منٹو کے دوسرے خاکوں کا ذکر کیا جاۓ گا

منٹو نے بہت لکھا اور نہایت سادہ انداز میں لکھا جیسے کوئ افسانہ نہ لکھ رہے ہوں نلکہ کائ واقعہ سنا رہے ہوں یہی ان کا کمال ھے ان کے افسانے کہ مجموعے ھیں دھواں لزت سنگ, منٹو کی افسانے خالی بوتلیں, خالی ڈبے سیاہ حاشیے, نمرود کی خدائ, ٹھنڈا گوشت, سرک کے کنارے وغیرہ ھیں

حاصل کلام یہ ھے کہ منٹو اپنے دور کا سب سے بہترين افسانہ نگار ھیں  منٹو نے ٹوبہ ٹیک سنگھ افسانہ لکھ کر کافی شہرت حاصل کی  ان کا اپنا اسلوب ھے اسلوب میں بے بائ ھے